السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رفع یدین رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے کھڑے ہو کر کرنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رفع یدین تینوں حالتوں میں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے۔

''عن نافع عن ابن عمر کان إذا دخل فی صلاة کبر ورفع یدیہ، وإذا رکع رفع یدیہ، وإذا قال سمع اللہ لمن حمدہ، رفع یدیہ، وإذا قام من الرکعتین رفع یدیہ، ورفع ذلک ابن عمر إلی النبی ﷺ۔'' رواہ البخاری (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۷۰۶)

''نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے، اور جب رکوع کرتے تب بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے، اور جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے تب بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے، اور جب دونوں رکعتوں میں کھڑے ہوتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو نبی ﷺ تک مرفوع قرار دیا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔''

اور سوائے حضرت ابن عمر کے روایت کیا حدیث رفع یدین کو حضرت عمر، علی، وائل بن حجر، ومالک بن الحویرث، وانس، وابوہریرہ، وابوحمید، وابوسعید، وسہل بن سعد، ومحمد بن مسلمہ، وابوقتادہ، وابوموسی اشعری، وجابر، وعمیر اللیثی رضی اللہ عنہم نے۔ اور اکثر صحابہ وتابعین ومحدثین کا اسی پر عمل ہے، جیسا کہ جامع ترمذی میں مذکور ہے۔ (سنن الترمذي ۲ ۳۶)

اور اس کا نسخ کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں ہے۔

پس جبکہ حضرت ﷺ سے اس کا ثبوت پایا گیا اور اصحابِ حضرت ﷺ بھی اس کو عمل میں لائے تو بے شک اس صورت میں اس پر عمل کرنے والا ماجور اور مصیب ہوگا۔

شیخ ولی اللہ دہلوی ''حجة اللہ البالغة'' میں فرماتے ہیں :

''والذی یرفع أحب إلی ممن لا یرفع'' انتھی (حجة اللہ البالغة ص : ۲۵۲)

''جو شخص رفع یدین کرتا ہے وہ میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ پسندیدہ ہے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ ختم شد۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 104

محدث فتویٰ